حضرت عثمانؓ کی زندہ کرامت

عبدالستار خان

کیا آپ کو معلوم ہے کہ سعودی عرب کے ایک بینک میں خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کا آج بھی کرنٹ اکاؤنٹ ہے۔ یہ جان کر بھی آپ کو حیرت ہوگی کہ مدینہ منورہ کی میونسپلٹی میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے نام پر باقاعدہ جائیداد رجسٹرڈ ہے۔ آج بھی حضرت عثمان بن عفانؓ کے نام پر بجلی اور پانی کا بل آتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ مسجد نبوی ﷺ کے قریب ایک عالیشان رہائشی ہوٹل زیر تعمیر ہے جس کا نام "عثمان بن عفانؓ ہوٹل" ہے۔ تفصیل جاننا چاہیں گے؟ یہ وہ عظیم صدقہ جاریہ ہے جو حضرت عثمان بن عفانؓ کے صدق نیت کا نتیجہ ہے۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں پینے کے صاف پانی کی بڑی قلت تھی۔ ایک یہودی کا کنواں تھا جو مسلمانوں کو مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔ اس کنویں کا نام "بئر رومہ" یعنی رومہ کا کنواں تھا۔ مسلمانوں نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی اور اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو یہ کنواں خریدے اور مسلمانوں کے لیے وقف کردے، ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں چشمہ عطا کرے گا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ، یہودی کے پاس گئے اور کنواں خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ کنواں چونکہ منافع بخش آمدنی کا ذریعہ تھا اس لیے یہودی نے فروخت کرنے سے انکار کردیا۔ حضرت عثمانؓ نے یہ تدبیر کی کہ یہودی سے کہا کہ پورا کنواں نہ سہی، آدھا کنواں مجھے فروخت کردو۔ آدھا کنواں فروخت کرنے پر ایک دن کنویں کا پانی تمھارا اور دوسرے دن میرا ہوگا۔ یہودی لالچ میں آگیا۔ اس نے سوچا کہ حضرت عثمانؓ اپنے دن میں پانی زیادہ پیسوں میں فروخت کریں گے، اس طرح مزید منافع کمانے کا موقع مل جائے گا۔ اس نے آدھا کنواں حضرت عثمانؓ کو فروخت کردیا۔

حضرت عثمانؓ نے اپنے دن مسلمانوں کو کنویں سے مفت پانی حاصل کرنے کی اجازت دی۔ لوگ حضرت عثمانؓ کے دن مفت پانی حاصل کرتے اور اگلے دن کے لیے بھی ذخیرہ کر لیتے۔ یہودی کے دن کوئی شخص بھی پانی خریدنے نہ جاتا۔

یہودی نے دیکھا کہ اس کی تجارت ماند پڑ گئی ہے تو اس نے حضرت عثمانؓ سے باقی آدھا کنواں خریدنے کی گزارش کی۔ اس پر حضرت عثمانؓ راضی ہو گئے اور پورا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ اس دوران ایک ادمی نے حضرت عثمانؓ کو کنواں دوگنا قیمت پر خریدنے کی پیشکش کی۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ مجھے اس سے کہیں زیادہ کی پیشکش ہے۔ اس نے کہا کہ تین گنا دوں گا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا مجھے اس سے کہیں زیادہ کی پیشکش ہے۔ اس طرح آدمی قیمت بڑھاتا رہا اور حضرت عثمانؓ یہی جواب دیتے رہے۔ یہاں تک کہ اس آدمی نے کہا کہ حضرت آخر کون ہے جو آپ کو ۱۰ گنا دینے کی پیشکش کر رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میرا رب مجھے ایک نیکی پر دس گنا اجر دینے کی پیشکش کرتا ہے۔

وقت گزرتا گیا اور یہ کنواں مسلمانوں کو سیراب کرتا رہا یہاں تک کہ کنویں کے اردگرد کھجوروں کا باغ بن گیا۔ عثمانی سلطنت کے زمانے میں اس باغ کی دیکھ بھال ہوئی۔ بعدازاں سعودی حکومت کے عہد میں اس باغ میں کھجوروں کے درختوں کی تعداد ۱۵۵۰ ہو گئی۔ یہ باغ میونسپلٹی میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے نام رجسٹرڈ ہوا۔ وزارت زراعت یہاں کی کھجوریں، بازار میں فروخت کرتی اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی حضرت عثمان بن عفانؓ کے نام پر بینک میں جمع کرتی رہی۔ یہاں تک کہ اکاؤنٹ میں اتنی رقم جمع ہو گئی کہ مرکزی علاقے میں ایک پلاٹ لیا گیا جہاں فندق عثمان بن عفانؓ کے نام پر ایک رہائشی ہوٹل تعمیر کیا جانے لگا۔

اس ہوٹل سے سالانہ ۵۰ ملین ریال آمدنی متوقع ہے۔ اس کا آدھا حصہ یتیموں اور غرباء میں تقسیم ہوگا جب کہ دوسرا آدھا حضرت عثمانؓ کے اکاؤنٹ میں جمع ہوگا۔ اندازہ کیجیے کہ حضرت عثمانؓ کے اس مقدس عمل کو اللہ تعالیٰ نے کیسے قبول فرمایا اور اس میں ایسی برکت عطا کی کہ قیامت تک کے لیے ان کی طرف سے صدقہ جاریہ بن گیا۔

علامہ اقبالؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ

علامہ اقبال حضرت سید صاحب کے بے حد معترف اور گرویدہ تھے اور کئی مسائل میں آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ ایک خط میں علامہ اقبال آپ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مولانا شبلی کے بعد آپ استاذ الکل ہیں۔ علومِ اسلامیہ کی جوئے شیر کا فرہاد آج کل ہندوستان میں سوائے سلیمان ندوی کے اور کون ہے۔''

جب سید صاحبؒ کی کتاب ''عمر خیام'' شائع ہوئی تو اس کا ایک نسخہ علامہ اقبال کی خدمت میں بھیجا گیا، جب یہ کتاب علامہ اقبال کے پاس پہنچی، تو آپ نے سیّد صاحب کو لکھا:

''عمر خیام پر آپ نے کچھ لکھ دیا ہے۔ اس پر اب کوئی مشرقی یا مغربی عالم اضافہ نہ کر سکے گا۔ الحمد للہ کہ اس بحث کا خاتمہ آپ کی تصنیف سے ہوا۔'' (اقبالنامہ 175/1)